سوال

ں عبادت (518)کریں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سویں کا چاند نظر نہیں آیا۔ اس سے شعبان کی تیس گنتی پوری کر کے روزہ رکھا۔ اور قرب وجوار سے مثلا دو میل سے لے کر چالیس میل تک کی خبریں چاند دیکھنے کی موصول ہوئیں۔ آپ لوگ فرمائیں ہم لوگ کس حساب پر طاق راتوں میں عبادت کریں۔ اور کیا روزہ بھی قضا رکھنا ہوگا۔ (عبداللہ وزیا نگرم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر قرب وجوار سے معتبر شہادتیں مل جائیں کہ چاند دیکھا گیا ہے تو آپ اسی حساب سے شمار رکھیں اور بعد میں ایک روزہ قضا کریں بہت دور کی شہادت آپ کے لئے حجت نہیں۔

تشریح

1۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رویت ہلال کے لئے شرع شریف میں کوئی مسافت متعین نہیں ہے۔ ؟اگر ہے تو کتنے میل کی؟

2۔ کیا مدارس کے مسلمان دہلی کی روایت کا اعتبار کرسکتے ہیں۔ جب کہ دہلی ایک ہزار سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہے۔ نیز دہلی اور مدارس کے غروب کے وقت میں نصف گھنٹہ کا فرق ہے۔

3۔ کیا ریڈیو تار ٹیلی فون کی خبریں اور شہادتیں شریعت اسلامیہ میں قابل تسلیم ہیں۔

4۔ ریڈیو پر ایسا آدمی جو شہادت شرعی کے معیار پر صحیح اترتا ہو ہندوستان کے کسی حصہ سے اعلان کرے کہ میں بچشم خود چاند دیکھا تو کیا تمام ہندوستان کو عید کرنی جائز ہے۔ ؟اسی پر ٹیلی فون اور تار کو قیاس فرمائیں۔ ؟

(12)295کو پہلا نمبر ایوالہٗ

الجواب۔ دوسرے شہر کی رویت ہلال کے اعتبار میں مسافت یعنی میلوں کی تعین کی کتاب وسنت میں کوئی صریح نص نہیں۔ اسی لئے علمائے کرام کے اجتہادی اقوال اور مذاہب اس امر میں مختلف ہیں اور سوائے قول اختلاف مطلع کے جس کی تحقیق آگے آتی ہے کوئی قول قابل وثوق نہیں۔ کریب کی روایت

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ ٧٨ سورة الإسراء

نہ 29 شعبان 1361 ہجری میں مولانا کا جواب بھی نظر سے گزرا کہ مسافت متعینہ کی روایت میرے علم میں نہیں ہاں علم ہیت سے اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کے غالباً تیس میل کے فاصلے پر اختلاف مطالع ہوجاتا ہے۔ امرتسر سے لاہور کا فاصلہ تیس میل کا ہے۔ اتنے فاصلے پر تین منٹ کا اختلاف ہے۔ اگر امر

ب 33 میل پر تین منٹ کا اختلاف مطلع ہے۔ تو گیارہ میل پر ایک منٹ کا ہوگا۔ پھر اگر مطلقاً اختلاف مطلع کا اعتبار ہوگا۔ تو گیارہ پر بھی ہوگا تو اول تو یہ اوپر کی سنن وغیرہ کی حدیث سے باطل ہے۔ کے اس سے زائد فاصلے کی رویت ہلال کا رسول اللہ ﷺ نے اعتبار کیا۔ دوم اس سے مکہ والوں کو عرفات کے پر

بر نمبر 2۔ میں آگیا کہ دہلی اور مدراس کے طلوع وغروب میں چونکہ نصف گھنٹے کا فرق ہے۔ جو تین گھنٹے سے کم ہے۔ لہذا ان کو ایک دوسرے کی رویت ہلال کا اعتبار نہ ہوگا۔

بر 3۔ تار کی خبر کو عموماً علماء کرام واساتذہ عظام تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے کہ تار کے کارکن اکثر بالکل کافر اور غیر مسلم ہوتے ہیں۔ اور کافر کی خبر دیانت میں مقبول نہیں (درمختار وغیرہ) نیز یہ یہ رویت ہلال محض خبر نہیں اس میں شہادت اور نصاب شہادت اور مجلس قضا بھی ہے۔ اور یہ خبر غائب ہے۔ ا

إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا ٦ سورة الحجرات

سے استنباط کیا گیا ہے۔ حالانکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اس سے کافر کی خبر مطلقاً تردید نہیں ہوتی۔ بلکہ تحقیق پر موقوف ہے۔ لہذا بعد تحقیق وثبوت مقبول ہوگی۔ تو گویا من وجہ یہ آیت بھی دلیل قبول کی ہے۔ دوم وجہ قول باری تعالیٰ جل مجدہ

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۔ ١٠٦ سورة المائدة

ے کافر کی خبر شہادت بحالت سفر شرعا ثابت ہے۔ اس کی شہادت پر خبر پر میت کی وصیت وادادیوان اس کے اور ترکے کی تقسیم اس کی عورت کی عدت ونکاح ثانی۔ ونماز جنازہ غائب۔ اس کے بچوں پر حکم یتیم کا ثبوت اس کی ضمانت کا اسقاط وغیرہ موقوف ہیں۔ اور یہ امور دینی ہیں۔ خصوصا نماز جنازہ غائب

وجہ چہارم واقعہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کافر کو جاسوس بنا کر کفار کا حال معلوم کرنے کو بھیجا اس نے آکر خبر دی۔ اس پر اعتبار کر کے رسول اللہ ﷺ نے مقابلے کرنے کے بارے میں مشورہ کیا (بخاری) اس سے بھی کافر کی خبر کا اعتبار ثابت ہوا۔ کہ یہ سفر حضور ﷺ کا عمرہ کے لئے تھا۔ پ

اجی لوگ سفر یا حج سے کسی حاجی کے مرنے کی خبر تار کے زریعے دیتے ہیں۔ اس پر عمل ہوتا ہے جنازہ غائب بھی پڑھا جاتا ہے۔ کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ یہ جنازہ امر دینی نہیں تو کیا ہے۔ نیز اول تو تار کے سارے کارکن کافر ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ مسلم بھی ہوتے ہیں۔ نیز روپیہ زیادہ خرچ کر کے خالص مسلم

218ء

بہ 4 کا جواب وہی نمبر 3 میں آگیا کہ ... معتبر شہ 5

بر نمبر 4

میں کہتا ہوں کہ مولانا نے کچھ تفصیل نہیں کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا یہ کونسا فیصلہ ہے۔ اور کس کس محدث کے نزدیک دور کی رویت حجت نہیں۔ غالباً مولانا کی مراد اس سے روایت کریب میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مراد ہے۔ کہ کریب نے ملک شام سے آکر ابن عباس رضی

ں کا جواب نمبر 15 میں آچکا ہے۔ کہ بعد تحقیق وثبوت متفق المطالع شہر سے خبر آنے پر بعد دو پہر بھی روزہ افطار کیا جائے۔ اور اگر یہ غرض ہو کہ بارہ بجے دن کے کسی نے اپنے شہر میں چاند دیکھا تو اس کے بار ... (1) ... 10 تا 25 ج

[illegible]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 659-666

محدث فتویٰ